اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلْفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
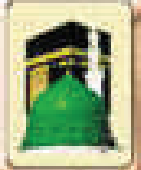
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تَوکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: تَوکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اِس **بچے** کو اب کیا کروں؟ فرمایا: اِس کو دودھ پلاؤ۔ یہ ارشاد عالی سن کر وہ بی بی واپس گئیں اور دو برس بعد بچے کو لے کر حاضر ہوئیں۔ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، عرض کی حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) اب یہ روٹی کھاتا ہے، بچہ لے کر رَجم (یعنی سنگسار) فرمایا۔(ملخصًا، صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف بالزنی، الحدیث ۱۶۹۵، ص ۹۳۲)

شرعی سزا سے پاک ہونا

عرض: کیا حضور! حدِّ شرعی (یعنی شرعی سزا) سے (گناہ کرنے والا) پاک ہوجاتا ہے؟

ارشاد: حد[1] سے پاک ہوجاتا ہے اور قصاص سے نہیں ہوتا۔[2] خونِ ناحق کرنے والے پر تین حق ہیں: **ایک** مقتول کے اَعِزَّہ (یعنی ورثا) کا، **دوسرا** مقتول کا، **تیسرا** ربُّ العزت تبارک وتعالیٰ کا۔ جن میں سے اَعِزَّہ کا حق قصاص لینے سے ادا ہوجاتا ہے اور دو حق باقی رہتے ہیں۔

قِصاص میں قتل ہونے والے کی نمازِ جنازہ

عرض: اس شخص پر جو قصاص میں قتل کیا گیا، نماز پڑھی جائے؟

ارشاد: ہاں، جیسے خودکشی کرنے والے کی[3]۔ اپنے ماں باپ کو قتل کرنے والے اور باغی ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا، ان کے جنازہ کی نماز نہیں۔(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ ھل یسقط فرض الکفایۃ ......الخ، ج۳، ص ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۸)

بدمذہب کی نمازِ جنازہ پڑھنے والے کا حکم

عرض: ایک صاحب نے وہابی کے جنازے کی نماز پڑھی، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

---

[1]: حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اُس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔ حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اُسکے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کرسکتا۔ اور شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو اس کی عقل درست ہو اور بدن سلامت ہو لہذا پاگل اور نشہ والے اور مریض اور ضعیف الخلقۃ پر قائم نہ کرینگے بلکہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہوجائے اُس وقت حد قائم کرینگے۔ (بہارشریعت، حصہ۹، ص۸۱) [2]: قصاص کے لغوی معنیٰ ''کاٹنا، برابری اور پیچھے چلنے'' کے ہیں، اصطلاح میں قتل یا زخم میں برابری کرنے کو قصاص کہتے ہیں، نیز مقتول کا ولی یا مجروح قاتل اور جارح کے پیچھے پڑتا ہے بدلہ لینے کے لئے، لہذا پہلے معنیٰ سے بھی یہ بات درست ہے۔ (مراۃ، ج۵، ص۲۱۳) [3]: جس نے خودکشی کرلی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا اُسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ (بہارشریعت حصہ۴، ص۱۷۶)

ارشاد : وہابی، رافضی، قادیانی وغیرہم کفارِ مُرتَدِّین[1] کے جنازے کی نماز نہیں ایسا (یعنی کافر) جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔

منبر چھوڑ کر خُطبہ پڑھنا خلافِ سنّت ہے

عرض : اگر امام منبر چھوڑ کر خطبہ پڑھے اور جب کہا جائے تو کہے کوئی حرج نہیں اس صورت میں **نماز** ہوگی یا نہیں؟

ارشاد : خلافِ سُنّت ہے۔ اِمام کو سمجھانا چاہئے **نماز** ہوگئی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں برسوں کے بعد منبر شریف بنا، اکثر ستون کے سہارے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے خطبہ فرمایا ہے۔

(سنن الدارمی، باب مقام الامام اذا خطب، الحدیث ۱۵۶۲، ج۱، ص ۴۴۲)

نَمازی کے سامنے سے گزرنے کا طریقہ

عرض : حضور نمازی کے سامنے سے نکلنے کے لئے کتنا فاصلہ درکار ہے؟

ارشاد : خاشعین (یعنی ظاہری و باطنی آداب کی رعایت کرتے ہوئے مکمل توجہ رکھنے والوں) کی سی نماز پڑھے کہ قیام میں نظر موضعِ سجود (یعنی سجدے کی جگہ) پر جمائی تو نظر کا قاعدہ ہے جہاں جمائی جائے اس سے آگے کچھ بڑھتی ہے۔ میرے تجربے میں یہ جگہ تین گز ہے یہاں تک نکلنا مطلقاً **جائز نہیں**، اِس سے باہر باہر صحرا اور بڑی مسجد میں نکل سکتا ہے۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں دیوارِ قبلہ تک سامنے سے نہیں جا سکتا۔ فقہائے کرام نے جس کو بڑی مسجد فرمایا ہے، یہاں کوئی نہیں سوائے مسجدِ خوارزم کے جس کا ایک ربع (یعنی چوتھائی) چار ہزار ستون پر ہے، بڑی مسجد ہے یا مسجدِ حرم شریف میں نمازی کے سامنے **طواف** جائز ہے کہ وہ بھی مثلِ نماز **عبادت** ہے۔

اگر کوئی سامنے سے گُزرے تو نَمازی کیا کرے؟

﴿اسی سلسلۂ بیان میں فرمایا کہ﴾ اگر کوئی شخص تنہا اپنے گھر یا مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور دوسرا شخص دستک دے یا مسجد میں نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہتا ہو تو نمازی اس کو آگاہ کرنے کی غرض سے بالجہر (یعنی بآوازِ بلند) لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کہہ دے اور اگر نماز میں بچہ سامنے آکر بیٹھ جائے تو اس کو ہٹا دے اور اگر تخت پر پڑھ رہا ہو اور بچے کے گر جانے کا احتمال ہو تو اس کو گود

---

[1]: مُرتَدِّین مُرتَدّ کی جمع ہے اور مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یونہی بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔
(بہارِ شریعت، حصہ۹، ص۱۶۳)